حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبہ نکاح میں اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 نومبر 2011ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ملیحہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب چوہدری اور منصور احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب کا ہے۔

حضور انور نے دلہا سے دریافت فرمایا:۔ منصور احمد کے ساتھ چٹھہ نہیں لکھتے؟ اور پھر فرمایا:۔ بچی اور دلہا دونوں وقف نو میں ہیں۔ واقف زندگی ہیں۔ لڑکا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور بڑے اچھے طلباء میں سے ہے۔ اللہ کرے کہ آئندہ بھی اسی طریق پر اپنی کارکردگی دکھاتا رہے اور زندگی میں بھی کامیاب خادم سلسلہ بن سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تعارف بھی کروادوں کہ ملیحہ منور جو ہے یہ بھی ماشاء اللہ بڑی پڑھی لکھی اچھی بچی ہے، یہ Ahmadiyya Women کے Student Association Section کی صدر بھی ہیں اور ان کا خاندان پرانا خدمتگاروں کا خاندان ہے۔ ان کے ایک تایا امریکہ میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ خود منور صاحب بھی سیکرٹری امور عامہ ہیں اور جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ عزیزم منصور کے متعلق تو مَیں نے بتا دیا کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں اور ان کے بھائی بھی جامعہ جرمنی میں پڑھ رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی اچھا دیندار خاندان ہے۔

ان کا رشتہ طے ہونے پر جب ان کے نکاح کا موقعہ آیا تو آج کل جماعت کونسلنگ کا جو کام کرتی ہے، ان کو بھی جماعت نے کہا کہ کونسلنگ کیلئے آئیں تو مَیں نے ان کو کہہ دیا تھا کہ ان کی کونسلنگ مَیں خود کردوں گا۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جیسا کہ مَیں نے کہا دونوں خاندان اللہ کے فضل سے دیندار خاندان ہیں اور دیندار خاندانوں کو علم بھی ہوتا ہے اور اس علم کو اپنے اوپر لاگو بھی کرنا چاہئے کہ رشتہ نبھانے کیلئے، معاشرتی حقوق ادا کرنے کیلئے، حقوق العباد ادا کرنے کیلئے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور یہ علم جب وہ اپنی زندگیوں پہ لاگو کریں گے تو کسی کونسلنگ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر خوف خدا ہو تو انسان کے اندر سے اس کا نفس اور اس کا ضمیر اور اس کا دل خود بخود اس کی ہر وقت کونسلنگ کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں سب سے بڑی چیز اور اہم چیز تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ متعدد جگہ تقویٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے کہ اللہ کا خوف مدنظر رہے۔ یہ مدنظر رہے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حرکت وسکون کو دیکھ رہا ہے تو تمہارا دل تمہاری ایک وقت کی کونسلنگ ہی نہیں بلکہ مستقل تمہیں، عورت کو بھی، مرد کو بھی، لڑکی کے ماں باپ کو بھی لڑکے کے ماں باپ کو بھی، رشتہ داروں کو بھی، عزیزوں کو بھی تنبیہ کرتا رہے گا۔ پس یہ کونسلنگ صرف ایک وقتی کونسلنگ نہیں ہونی چاہئے بلکہ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نہ صرف دلہا دلہن کو بلکہ دونوں طرف کے خاندانوں کو اپنے ضمیر کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ اہل میں صرف بیوی ہی شامل نہیں ہے کہ مرد کو اس کی نصیحت ہے بلکہ یہ نصیحت عورت کو بھی اپنے دائرے میں ہے، مرد کو بھی ہے، خاندان کو بھی ہے۔ اہل میں رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ اس میں خاندان بھی شامل ہے۔ بیوی بھی شامل ہے۔ اور بھی اہل کے بہت سارے مطلب ہیں اور یہ بڑا وسیع لفظ ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اس سے تمہارے رشتے ہمیشہ نہ صرف قائم رہیں گے بلکہ خوبصورتی سے نبھتے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح کے پہلے حصہ کے مضمون کو چھوڑتے ہوئے تقویٰ سے متعلق آیات کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ اس سے جو اگلی آیات ہیں جن میں تقویٰ کا حکم ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی چیز (تقویٰ) کو بیان کرنے کے بعد جن چیزوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں کہ تم دونوں ایک ہی جوہر سے پیدا کئے گئے ہو۔ جب تمہاری بنیاد ایک ہے، تمہارا جوہر ایک ہے، تم ایک آدم کی اولاد ہو تو پھر کسی بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے۔ نہ ذات کا، نہ دولت کا، نہ رتبہ کا، نہ نیکی کا بلکہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ایک دوسرے کیلئے نمونہ بنیں۔ تقویٰ جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ پیدا کر کے ایک دوسرے کیلئے نمونہ بنیں نہ کہ اپنی کسی دنیاوی چیز کو اپنے فخر کا موجب بنائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا قول سدید کہو۔ سچی بات کہو۔ ایسی سچی بات جس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ یہ لڑکے لڑکی کیلئے بھی اور دونوں خاندانوں کیلئے بھی بڑا ضروری ہے۔ اگر یہ چیز پیدا ہو جائے تو ہمیشہ آپس میں ایک اعتماد کی فضا قائم رہتی ہے اور یہ اعتماد کی فضا پھر رشتوں میں خوبصورتی پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مقام حاصل کرنے کیلئے اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم نے کوئی اعلیٰ مقام حاصل کرنا ہے تو اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرو۔ ان حکموں کی تلاش کرو جو اللہ اور رسول کے حکم ہیں۔ اور جب ان کی پیروی کرو گے تو کبھی بھی زندگی میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی جو رشتوں میں بدمزگیاں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پس یہ چیزیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دلہا جامعہ کے طالب علم ہیں جنہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ زندگی میں خود بھی آگے جا کے دوسروں کیلئے نمونہ بننا ہے اور ان کی تربیت کا باعث بھی بننا ہے۔ ان کو نصیحتیں بھی کرنی ہیں۔ جب تک خود اپنے اوپر یہ ساری چیزیں لاگو نہیں کریں گے تو نہ وہ نصیحت کرنے کا حق رکھتے ہیں، نہ اس نصیحت کا اثر ہوگا۔ پس یہ چیز ہمیشہ ایک واقف زندگی کو اور خاص طور پر اس کو جو مربی سلسلہ اور مبلغ سلسلہ بن رہا ہو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ان چیزوں پر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی بخشے گا۔ اور جو گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ گناہوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ رہتی ہے اور نیکیاں کرنے کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ اور پھر انسان وہی فوز عظیم حاصل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوتی ہے۔ پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ آپس کے رشتوں میں، اپنی باتوں میں چالاکیاں پیدا کر کے یا خاندانوں کے ساتھ تعلقات میں چالاکیاں پیدا کر کے تم کوئی کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ تمہیں یہ کامیابیاں حاصل نہیں ہوسکتیں۔ تمہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا اور ہمیشہ یہ تمہارے پیش نظر ہونا چاہئے اور ہر وقت خوف خدا ہونا چاہئے کہ میں کل کیلئے کیا آگے بھیج رہا ہوں۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ چند سال ہے۔ زیادہ سے زیادہ سو سال ہے یا کتنی بھی عمر کوئی پالے اوسط عمر تو ہمارے ہاں آجکل زیادہ سے زیادہ ساٹھ پینسٹھ سال ہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد جو آخری زندگی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، جہاں سارے حساب کتاب ہونے ہیں، اس پر نظر رکھنی چاہئے۔ اس خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے آخرت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ دنیا کی خوشیوں میں گم ہو کے ا؟خرت کو نہ بھول جانا۔ ہمیشہ صرف آخرت پہ تمہاری نظر رہنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہے جو معاشرہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ میاں بیوی کے آپس میں حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ دونوں خاندانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آخرت کی طرف تمہیں توجہ رہے گی تو دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے گی۔ یہی جنت نظیر معاشرہ ہے جو دو خاندان بناتے ہیں، لڑکا لڑکی بناتے ہیں۔ پھر خاندان میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ پھر خاندان سے معاشرہ میں اثر ہوتا ہے۔ معاشرہ سے ملک میں ہوتا ہے اور پھر دنیا میں اثر ہوتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کو آج جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے زیر سایہ لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو، اسلام کی تعلیم کو، قرآن کریم کی تعلیم کو اس دنیا میں پھر سے لاگو اور رائج کرنا ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے والے نہیں ہونگے تو پھر ہم اپنے اس مقصد کو بھول رہے ہونگے جس کی خاطر ہم اس زمانہ کے امام کو ماننے والے بنے ہیں۔

پس یہ نکاح کی ایک تقریب جو اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور اس میں بے انتہا نصائح فرمائی ہیں وہ انسان کو صرف ایک وقتی خوشی کی طرف توجہ نہیں دلاتی بلکہ آج کے دن سے لے کے آخری دن تک، مرنے تک اور مرنے کے بعد کی زندگی تک بھی توجہ دلانے والی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو اگر نسلوں میں قائم ہو جائے تو پھر یہ دنیا جیسا کہ مَیں نے کہا جنت بنتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں جوڑوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ ایک دوسرے کے حقوق سمجھنے والے ہوں۔ دونوں خاندان ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں اور صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا:۔ مَیں نے یہ باتیں اس لئے بھی یہاں بیان کر دی ہیں کہ وقتی کونسلنگ تو کوئی فائدہ نہیں دیتی اور پھر اس میں آپ کے ایک شخص کو فائدہ ہونا تھا۔ لیکن یہ بنیادی باتیں اگر ہم یہاں بیٹھے ہوئے اور سارے سننے والے یاد رکھیں تو اس سے معاشرہ میں ایک حسین اور خوبصورت خاندان کا تصور پیدا ہوگا، معاشرہ کا تصور پیدا ہوگا اور یہی جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے اور کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کے پھر ہمیں بدنام کرتے ہیں، ہم کبھی بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ اب دعا کرلیں۔

اس موقعہ پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابھی ایجاب وقبول نہیں ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ دولہا میاں تو پریشان ہو گئے تھے کہ ابھی ایجاب و قبول ہونا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا عزیزہ ملیحہ منور جو چوہدری منور احمد صاحب کی بیٹی ہیں، ان کا نکاح عزیزم منصور احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔